جہات

ایٹمی دھماکہ - دیر آید درست آید

ہمسایہ ملک بھارت کی طرف سے ۱۱- ۱۳ مئی ۹۸ء کو یکے بعد دیگرے پانچ ایٹمی دھماکے بلاوجہ' بلاجواز' امن عالم کو سبوتاژ کرنے' خطہ میں طاقت کے توازن کو بگاڑنے کی ایک بھونڈی کوشش اور بالادستی کا خواب دیکھنے کی مترادف تھے- پھر ستم بالائے ستم یہ کہ متعصب ہندو بھارتی قیادت نے طاقت کے زعم میں پاکستان' جو دنیا میں ایک امن پسند ملک ہے اور جس نے اپنے وجود سے لے کر آج تک کسی بھی پڑوسی ملک میں مداخلت کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی' کو حسب سابق جارحیت کا نشانہ بنانے اور آزاد کشمیر پر قبضہ جیسی دھمکیاں اور اشتعال انگیز بیان دینا شروع کر دیے-

حکومت پاکستان کے لیے یہ موقعہ بڑی آزمائش اور کڑے امتحان کا تھا- پاکستان اگرچہ ۱۵ سال قبل بحمد اللہ ایٹمی صلاحیت حاصل کر چکا تھا تاہم اس نے ابھی تک ایٹمی دھماکہ محض اس خدشہ کے پیش نظر نہیں کیا تھا کہ دنیا کا امن بالعموم اور اس علاقے کا امن بالخصوص خدانخواستہ خطرے میں نہ پڑ جائے کیونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور عالمی امن اسلام کی بنیادی خواہش اور طرہ امتیاز ہے- مگر اب صورت حال بالکل مختلف ہو گئی تھی- ایک طرف بھارت کے جارحانہ عزام اور اشتعال انگیز بیانات- دوسری طرف بھارت کے اس انتہا پسندانہ اقدام پر اقوام متحدہ اور بڑی عالمی طاقتوں کی طرف سے سوائے دبے لفظوں میں زبانی مزمت کے اور ''گونگلووٗں'' سے مٹی جھاڑنے کوئی ٹھوس اور عملی نوٹس نہ لیا جانا' تیسری طرف پاکستان کے غیور عوام اور تمام سیاسی و غیر سیاسی جماعتوں و تنظیموں کی طرف سے ''نہلے پہ دہلا'' کے طور پر فوراً بھارتی ایٹمی دھماکوں کا جواب دینے کے لیے دباؤ' جلسے جلوس ریلیاں' چوتھی طرف ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق عالمی طاقتوں کا حکومت پاکستان پر مسلسل دباؤ- طرح طرح کی ترغیب- تحریص اور ترہیب کہ پاکستان بھی کہیں ایٹمی دھماکہ کا ''جرم اور غلطی'' نہ کر بیٹھے ورنہ--- پانچویں طرف خود پاکستان کے اندر ایسے ''دانشور'' اور ''بہی خواہ'' تھے جن کا نقطہ نظر بھی عالمی طاقتوں کی تائید میں جاتا تھا اور وہ حکومت کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ''سودا بازی'' اور ''مالی مفادات'' حاصل کرنے کا ''مدلل اور مفت'' مشورہ دے رہے تھے اور دھماکے کی صورت میں ممکنہ نتائج سے ڈرا اور دھمکا رہے تھے- پتہ نہیں ان دانشوروں اور بہی خواہوں کے حافظے سے اپنے غیرت مند اسلاف کا یہ مشہور زمانہ مقولہ کیوں او جھل ہو گیا تھا کہ

"شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے بہتر ہے"

دوسرے قومی حمیت اور ملی غیرت پر کسی قسم کی سودے بازی کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ اپنی خودداری، آزادی اور خود مختاری کو گروی رکھ کر ذلت و رسوائی کی روٹی حاصل کرنا مسلمانوں کا کبھی شعار نہیں رہا۔ ایک مسلمان کو وہ رزق اور "چوپڑی" ہوئی روٹی ہر گز پسند نہیں جو اس کی بلند پروازی میں رکاوٹ کھڑی کر دے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

المختصر یہ وہ حالات تھے جن میں حکومت پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا تھا۔ دو ہفتوں کے طویل صبر آزما غور و خوض، مشوروں، رابطوں اور ضروری انتظامات کے بعد ۲۸ مئی ۹۸ کو اللہ کریم نے حکومت پاکستان کو عالم اسلام میں وہ اعزاز بخشا اور وہ کرنے کی توفیق، ہمت، جرات، اور حوصلہ عطا فرمایا جو "دیر آید درست آید" کے مصداق واقعی قومی امنگوں کا ترجمان تھا۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

ایسے حالات میں پاکستان کا ایٹمی قوت ہونے کا مظاہرہ کرنا جہاں قومی و ملی غیرت، ملکی دفاع و سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہو گیا تھا وہاں اسلام کا بھی مطلوب تھا۔ جس کی تائید سیرۃ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے ایک واقعہ سے ہوتی ہے۔

وہ یہ کہ صحابہ کرامؓ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں جاگزیں ہو گئے تو شروع شروع میں آب و ہوا کے موافق نہ آنے اور موسمی بخاروں کی وجہ سے بہت سے صحابہ جسمانی طور پر کمزور پڑ گئے۔ دوسرے مسلسل غزوات اور سریات میں مشغول رہنے اور راہ جہاد کی لازمی صعوبتوں کو برداشت کرتے رہنے کی وجہ سے بھی ان کے جسم بظاہر لاغر نظر آتے تھے۔ جسمانی اعتبار سے نحیف و کمزور مگر دل و ایمان کے مضبوط یہ صحابہ کرامؓ جب ۷ ھ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرۃ القضاء کے لیے مکہ مکرمہ میں آئے تو دار الندوہ میں بیٹھے رؤساء مکہ کہنے لگے یہ بخار کے مارے بیمار لوگ کیا طواف کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک جب رؤساء و کفار مکہ کی یہ طنزیہ بات پہنچی تو آپؐ نے اپنے جسمانی طور پر کمزور نظر آنے والے جاں نثاروں اور بدر و احد و خندق کے غازیوں کو حکم فرمایا:

طواف کعبہ کے پہلے تین چکروں میں "رمل" کرو۔ رمل کا مطلب ہے اکڑ کر اور اس طرح کندھے ہلا کر چلنا جس طرح ایک بہادر اور شہسوار میدان جنگ میں دشمن کے مقابلے میں جاتے ہوئے ہلاتا ہے۔

حرم شریف اگر چہ عاجزی انکساری اور گردن جھکانے کا مقام ہے۔ جہاں تمام بڑائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اور صحابہ کرامؓ کو بھی ''رمل'' کا حکم دینا' ظاہر ہے کفار و مشرکین مکہ کے سامنے اپنی قوت و شوکت کو ظاہر کرنے کے لیے تھا۔ اس موقعہ پر جب کہ مشرکین مکہ مسلمانوں کو کمزور تصور کر رہے تھے ''رمل'' (اکڑ کر چلنا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا پسند تھا اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج ان مشرکوں کو اپنی قوت و شوکت دکھلائے''

(بدائع الصنائع للکاسانی جلد دوم کتاب الحج)

پاکستان نے ''ایٹمی رمل'' ٹھیک اس وقت کیا ہے جب یہود و ہنود نے اسے کمزور سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا دعا کی بنا پر صرف امید ہی نہیں بلکہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ کریم عالم اسلام میں دشمنان دین کے مقابلے میں پاکستان کی اس جرات کے مظاہرہ پر ضرور رحم فرمائے گا۔

اس موقعہ پر یہ اعتراف اور تسلیم کرنا بھی قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام جس کی طرف روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۳۰ مئی ۹۸ کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۶۲ء میں پہلا قدم اٹھایا گیا تھا۔ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں جہاں پاکستان کے مایہ ناز محنتی' نام و نمود سے دور۔ جذبہ خدمت سے معمور اور حب الوطنی سے سرشار سائنسدانوں نے دن رات انتھک محنت کی وہاں ہر پاکستانی حکومت نے بھی مقدور بھر اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی اور کسی بھی زندہ یا مرحوم حکمران نے اس رستے میں رکاوٹ نہیں ڈالی۔ اللہ کریم ان سب کو اس کا صلہ دے گا تاہم موجود حکومت اور اس کے سربراہ کو نسبتاً زیادہ کریڈٹ جاتا ہے اور لائق تبریک و تحسین ہے کہ اس نے ہر قسم کے عالمی دباؤ۔ غیر ملکی امداد اور قرضوں کی بندش کے خطرہ' مخدوش ملکی معاشی صورت حال' بڑی طاقتوں کی طرف سے اقتصادی و تجارتی پابندیوں کی دھمکیوں' مراعات کے حصول' مالی مفادات کی ترغیب اور ہر قسم کے معاشی و معاشرتی خطرناک نتائج کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے ایٹمی دھماکہ کرنے کا جرتمندانہ اور دلیرانہ فیصلہ کر کے ایک طرف اپنی ملکی آزادی خود مختاری اور قومی عزت پر آنچ نہ آنے دی دوسری طرف وطن عزیز کو عالم اسلام کی پہلی اور دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بنا دینے کا وہ عظیم اور قابل فخر کارنامہ سرانجام دیا جس پر پوری امت مسلمہ کو فخر ہے۔

(ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

اسلام یہ نہیں چاہتا کہ اس کے ماننے والے دنیا میں کسی بھی طور پر غیر مسلم اقوام کے غلام ماتحت اور باجگزار بن کر رہیں۔ وہ دشمن کے مقابلے میں بھرپور قوت و شوکت اور طاقت تیار رکھنے

کا تاکیدی حکم دیتا ہے-ارشاد خداوندی ہے :

''اور ان (کفار) سے مقابلہ کے لیے جس قدر (اور جتنا) بھی تم سے ہو سکے سامان درست رکھو-طاقت سے اور جہاد کے لیے پلے ہوئے گھوڑوں سے-جس کے ذریعے تم خوف زدہ رکھ سکو اللہ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور ان کے علاوہ دوسرے (پس پردہ) دشمنوں کو جن کو تم نہیں جانتے ہو مگر اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ بھی راہ خدا (جہاد) میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارے لیے (اس میں ذرا بھی) کمی نہیں کی جائے گی''

(سورۃ الانفال : ۶۰)

اس قوت و طاقت حاصل کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ امن عالم کو تہہ وبالا کر دیا جائے- پڑوسی ممالک پر جنگ مسلط کر دی جائے' طاقت کے نشے میں چھوٹے ملکوں پر چڑھ دوڑا جائے اور کمزور اقوام کی آزادی کو سلب کر لیا جائے بلکہ مندرجہ بالا آیت کریمہ کے الفاظ میں اس قوت و طاقت سے مقصود فقط اتنا ہے کہ کسی بڑی سے بڑی دشمن طاقت کو اسلامی ریاست پر جارحیت اور شب خون مارنے کی جسارت نہ ہو-ایٹم بم کا یہ ''سانپ'' بلاوجہ کسی راہگزر کو ڈسنے کے لیے نہیں بلکہ صرف ''پھنکارنے'' کے لیے ہے تاکہ کوئی راہگیر اپنی بدمستی میں اسے ''لتاڑ'' نہ دے-

ایٹمی دھاکوں کے بعد جہاں تک غیر ملکی امداد اور قرضوں کی بندش' اور عالمی اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے ممکنہ مالی مشکلات کا تعلق ہے تو ان خدشات کا جواب بھی سورۃ الانفال کی مذکورہ آیت کے آخر میں دے دیا گیا ہے کہ :

''اور تم جو کچھ بھی راہ خدا (جہاد) میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا (لوٹا) دیا جائے گا اور تمہارے لیے (اس میں ذرا بھی) کمی نہیں جائے گی''

دوسری جگہ وعدہ خداوندی ہے :

''ومن يتق الله يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب''

(سورۃ الطلاق : ۲-۳)

اور جو (آدمی یا قوم) اللہ سے ڈرے گی-اللہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا-اور اسے وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہو گا-

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ دنیا اسباب کی ہے اور ظاہری اسباب سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا- مگر کیا آئی ایم ایف' ورلڈ بنک' عالمی مالیاتی ادارے اور بڑی طاقتیں ہی اسباب ہیں ؟ اللہ کریم ان کے علاوہ دوسرے اسباب پیدا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا ؟ اصل چیز ایمان اور تقویٰ ہے-یہ دونوں مومن کے بہت بڑے ہتھیار اور نصرت و تائید خداوندی کا ذریعہ ہیں-

فضائے بدر پیدا کر کہ فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

ایٹمی دھماکوں کے بعد وزیراعظم پاکستان نے عالمی اقتصادی پابندیوں کے ممکنہ نتائج اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر میدان میں خودانحصاری اور تمام سرکاری محکموں میں تعیشات کو چھوڑ کر سادگی اختیار کرنے' اسراف و تبذیر کی جگہ کفایت شعاری اپنانے کے جس قومی ایجنڈے کا اعلان کیا ہے اور قوم کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دی ہے اسلام کی روح ہے اور پھر یہ کہ اس ایجنڈے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے سب سے پہلے انہوں نے خود وزیراعظم سیکرٹریٹ اور وزیراعظم ہاؤس کو خالی کر دینے' انگریز کی یادچاروں گورنر ہاؤسوں اور دوسری بڑی بڑی عمارات کو ملکی مفاد میں خالی کرالینے کا جو اعلان کیا ہے یہ بہت خوش آئندہ اقدام ہے۔

مگر افسوس ہے کہ حکومت اور وزیراعظم کے اعلان اور بعض اقدامات کے باوجود عوامی سطح پر سادگی اور کفایت شعاری کی کوئی خاص ''جھلک'' اور ایسا ''نمونہ'' دکھائی نہیں دیتا جس کو دیکھ کر لوگوں کو بھی از خود سادگی اور کفایت شعاری کی رغبت ہو۔ کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ

''الناس علی دین ملوکھم'' (لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریق پر ہوتے ہیں)--- لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت ہمہ جہت اور ہمہ پہلو سادگی اور کفایت شعاری کو اس طرح اپنائے کہ اس کی جھلک عام پبلک میں بھی نظر آئے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے حکمران ''اونٹ'' پر سوار ہوں' فاروق اعظم کی طرح چودہ چودہ پیوند والا کرتہ پہنیں' مسجد کے کنکریلے فرش سے سیکرٹریٹ کا کام لیں۔ روکھی سوکھی کھائیں۔ فاروقی شرائط کے مطابق باریک کپڑا نہ پہنیں' ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ دروازے پر دربان نہ رکھیں۔ اور صدیق اکبرؓ کی طرح گزارہ الاؤنس میں سے بچا بچا کر حلوہ بھی نہ کھائیں وغیرہ وغیرہ اس طرح کی بے مثال حکمرانی اور رعایا کا درد صرف انہی کا حصہ تھا۔ رضی اللہ عنہم۔

ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اس نازک مرحلہ پر حکومت کے تمام عزت ماب ذمہ داران صدر' وزیراعظم' ارکان پارلیمنٹ' وفاقی و صوبائی وزراء' مشیران' وزرائے اعلیٰ' گورنرز اور تمام سرکاری محکموں کے سربراہان وافسران بالا شاہانہ کروفر اور تمکنت کو چھوڑ کر اپنی بودوباش کو کچھ تو عوامی سطح پر لائیں۔ جہاں لوگوں کو بھی دکھائی دے کہ واقعی ہمارے حکمرانوں کی زندگیوں میں تبدیلی آئی ہے اور انہیں قرضوں کے تلے دبے ملک کے معاشی حالات کی سنگینی اور غریب عوام کا احساس ہوا ہے۔ اگر عملاً ایسا نہیں ہوتا تو پھر خودانحصاری کی منزل پانے اور غیر ملکی قرضوں کا ''کشکول'' توڑ دینے کا خواب بھی پورا نہیں ہوگا:

ترجو النجاة ولم تسلک مسالکھا
ان السفینة لاتجری علی الیبس

وما علینا الا البلاغ
حافظ محمد سعد اللہ